سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

ریاست کیرالہ اور دیگران

بنام

میسرز ٹرانونکور کیمیکلز اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی اور دیگر وغیرہ وغیرہ

11 نومبر 1998

[ایس۔ پی۔ بھروچا، جی۔ ٹی۔ ناناوتی اور بی۔ این۔ کرپال، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1963 - دفعہ 59اے-ٹیکس کی شرح کا تعین-ایک ترمیم کے ذریعہ دفعہ 59اے شامل کی گئی- ریاستی حکومت کو ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا اختیار-اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا غیر ہدایت شدہ اختیار دیتا ہے- اپیل کا کوئی قانونی حق نہیں- عدالت عالیہ نے کہا کہ یہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے-اپیل پر۔ دفعہ 59اے حکومت کو ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا مکمل اور حتمی اختیار دیتی ہے-ٹیکس عائد کرنے سے پہلے تاجر کو سننے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے- اپیل، نظر ثانی وغیرہ کی کوئی قانونی شق نہیں-آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی-لہٰذا عدالت عالیہ نے درست طور پر مسترد کر دیا۔

آئین ہند، 1950 - آرٹیکل 14 - کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1963 - دفعہ 59اے- آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔

جواب دہندگان مختلف اجناس کے مینوفیکچررز اور فروخت کنندگان تھے۔ جانچ کرنے والے حکام اور اپیلیٹ اتھارٹیز مختلف تاجرز کے ذریعہ فروخت کی جانے والی اشیاء پر عائد ٹیکس کی شرح یا اس اندراج سے متعلق سوال کا فیصلہ کرتے تھے جس کے تحت کوئی خاص شئے آئے گی، کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1963 میں ایک ترمیم کے ذریعہ دفعہ 59 اے شامل کی گئی تھی اور لاگو ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا اختیار حکومت کو دیا گیا تھا۔ ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 59 اے کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ ٹن والے سامان کی اشیاء ایکٹ کے پہلے شیڈول کے اندراج 6 کے تحت آتی ہیں۔ جواب دہندگان میں سے ایک نے بورڈ آف ریونیو کے سکریٹری کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا ہے کہ ان کی مصنوعات ہارلیکس کو ماضی میں تمام پے درپے افسران نے پہلے شیڈول کے انٹری نمبر 3 کے تحت آنے والی دودھ کی مصنوعات کے طور پر درجہ بندی کیا ہے اور لہذا، وہ پہلے شیڈول کے انٹری نمبر 6 کے تحت قابل ادائیگی شرح پر نہیں بلکہ کم شرح پر ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ سیکریٹری بورڈ آف ریونیو نے اپنے جواب میں کہا کہ حکومت پہلے ہی اس معاملے کا جائزہ لے چکی ہے اور واضح کیا ہے کہ ہارلیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے اندراج 6 کے تحت آئیں گے۔ مدعاعلیہ تاجرز نے قانون کی دفعہ 59 اے کے آئینی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 59 اے میں نقصان دہ غیر واضحیت کی تمام خصوصیات ہیں اور یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزار ریاست نے دلیل دی کہ دفعہ 59 اے تفویض کردہ قانون کا ایک ٹکڑا ہے جو حکومت کو ٹیکس کی شرح کے بارے میں کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ کہ اس دفعہ نے وہ حدود فراہم کی ہیں جن کے تحت اختیارات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ کہ یہ اختیار شیڈول کے تحت درجہ بندی کے سلسلے میں تھا نہ کہ ٹیکس لگانے کے لئے۔

مدعاعلیہ تاجرز کی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 59 اے کا اثر یہ ہے کہ جب بھی مذکورہ شق کے تحت کوئی ہدایت جاری کی جاتی ہے تو اپیل وغیرہ کا قانونی حق چھین لیا جاتا ہے اور اس دفعہ میں خود کوئی رہنما اصول نہیں ہیں اور حکومت کو بے ضبط اختیارات دیئے جاتے ہیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1 : کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1963 کی دفعہ 59اے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے اور اس لئے عدالت عالیہ نے مذکورہ شق کو منسوخ کرنے کا حق حاصل کیا ہے۔ [659-ایف-جی]

1.2۔ ایکٹ کا سیکشن 59A حکومت کو مکمل اختیار دیتا ہے کہ وہ سامان کی فروخت یا خرید پر عائد ٹیکس کی شرح کے بارے میں کسی بھی سوال کا فیصلہ کر سکتا ہے جسے وہ مناسب سمجھے اور اس طرح کے فیصلے کو حتمی شکل دی جاتی ہے۔ دفعہ 59A کے سادہ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی بھی سامان پر ایکٹ کے تحت ٹیکس کی شرح سے متعلق کوئی سوال حکومت کو بھیجا جاتا ہے تو اس پر اس کا فیصلہ" اس ایکٹ میں کسی بھی دوسری شق کے باوجود حتمی ہے۔" یہ دفعہ اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کہ کون حکومت کا حوالہ دے سکتا ہے حکومت پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کسی بھی تاجر کو کسی بھی قسم کے سامان کی فروخت یا خریداری پر عائد ٹیکس کی شرح کے بارے میں فیصلہ کرنے سے پہلے اسے سنے۔ درحقیقت، ایک اومنیبس آرڈر کے ذریعے حکومت نے مختلف اشیاء کے سلسلے میں قابل ادائیگی ٹیکس کی شرحوں کا فیصلہ کیا جس کی سماعت کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا گیا۔ آخر میں دفعہ 59A واضح طور پر کہتا ہے کہ حکومت کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور اس کا زیادہ اثر پڑے گا۔ [D-E؛657-F]

2۔ دفعہ 59اے حکومت کو ایک انتظامی حکم جاری کرنے کا اختیار دیتی ہے جس کا اثر ایکٹ کے باب VII میں موجود اپیل، نظر ثانی وغیرہ کی قانونی دفعات کو مسترد کرنے پر ہوتا ہے جس سے اپیلیٹ یا نظر ثانی اتھارٹی کو ان سوالات پر فیصلہ کرنے کے قابل بنایا جاتا جن کے بارے میں دفعہ 59اے کے تحت حکم جاری کیا گیا ہے۔ نیم عدالتی یا عدالتی تعین کی جگہ انتظامی فیصلہ لینے کا اختیار لیا جاتا ہے۔ دفعہ 59اے میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو حکومت کو اس اختیار کے استعمال سے روکتا ہو، یہاں تک کہ اگر کوئی تاجر اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے ٹیکس کی شرح سے متعلق سوال پر کامیاب ہو جاتا ہے۔ دفعہ 59اے کے تحت اختیارات اتنے وسیع اور بے لگام ہیں کہ اسے کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طرح دیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح کا فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت عدالت عالیہ کے ذریعہ استعمال کیے

جانے والے اپیلیٹ یا نظرثانی کے اختیارات سے تجاوز کرنے کی کوشش بھی کرسکتا ہے۔ یہ دفعہ ایک ایگزیکٹو آرڈر کو منظور کرنے کے قابل بناتی ہے جس کا اثر ریاست اور تاجر کے درمیان فہرست کے نیم عدالتی اور عدالتی حل کی اسکیم کو ختم کرنے کا ہوتا ہے۔ [657-جی-ایچ؛ 6ایس8-اے-بی]

دادھا فارما پرائیوٹ لمیٹڈ بنام ریاست کیرالہ، (1990) 2 کے ایل ٹی 307، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 4145-4112 آف 1994 وغیرہ وغیرہ۔

کیرالہ عدالت عالیہ کے 15.11.90 کے فیصلے اور حکم سے او پی نمبرز میں 2300/85, 6362/82, 6523/83, 5445, 6055, 9691, 9697/84, 754, 2320, 4714, 5082, 6130, 6691, 10552, 10615, 9480/85 292, 400, 400, 4796, 4807, 4896, 3106, 3106, 3106, 4106, 4159, 3106, 3106/89, 4106, 3106, 2106, 2106, 2159,306, 7059/89, 4059۔

کے۔ این۔ بھٹ، پی۔ کرشنا مورتھی، ٹی ایل وی ائیر، جوسوف ویلا پلی، ایم ایل ورما، راجو رام چندرن، جی پرلکاش، محترمہ بینا پرکاش، ایم ٹی جارج، بی بی ساہنی محترمہ اندرا ساہنی، رائے ابراہم سی کے سسی محترمہ بیبی کرشنن، ایم کے ڈی نامبودری، آر این کیشوانی، رمیش بابو، این سدھا کرن، سی ان سری کمار، ایس، بالا کرشنن، ایس پرساد، آر ساسی پرابھو، وی جے فرانسس، پی این رامالنگم، کے آر نامبیر اور ایم اے فیروز داخل ہونے والے فریقین کیلئے۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

کرپال، جسٹس۔ اجازت دے دی گئی۔ تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

ان اپیلوں میں اپیل کنندگان کیرالہ عدالت عالیہ کے مشترکہ فیصلے سے ناراض ہیں جس نے کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1963 کی دفعہ 59اے (مختصر طور پر'ایکٹ') کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔

ان اپیلوں میں جواب دہندگان مختلف اجناس جیسے کاپر سلفیٹ، بیٹریاں، بیٹری پلیٹیں، برقی سامان، لیبارٹری آلات، بیٹری اسپیئر پارٹس وغیرہ کی تیاری اور فروخت کرتے ہیں۔ اگر اس ایکٹ کے تحت ان کی جانچ پڑتال کی کارروائی کے دوران مختلف تاجرز کے ذریعہ فروخت کی جانے والی اشیاء پر عائد ٹیکس کی شرح سے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہے یا جس کے تحت تاجر کے ذریعہ فروخت کی جانے والی کوئی خاص شے آتی ہے تو اس کا فیصلہ اس ایکٹ کے تحت جائزہ لینے والے اور اپیلیٹ حکام کرتے تھے۔ یکم اپریل 1978ء سے ایکٹ میں دفعہ 59اے شامل کی گئی۔ اس دفعہ میں حکومت کو ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا اختیار دینے کی کوشش کی گئی تھی اور اس میں لکھا ہے:

" 59اے۔ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کا حکومت کا اختیار- اگر کسی چیز کی خرید وفروخت پر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس کی شرح کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، تو ایسا سوال فیصلہ کے لئے حکومت کے پاس بھیجا جائے گا اور اس پر حکومت کا فیصلہ، اس ایکٹ کی کسی بھی دوسری شق کے باوجود، حتمی ہو جاؤ۔"

مذکورہ دفعہ 59اے کے تحت دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ریاستی حکومت نے وقتاً فوقتاً سیلز ٹیکس کی شرح کو واضح کرنے کے احکامات جاری کیے۔ 23 اپریل 1984 کو ریاستی حکومت کی جانب سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا جس میں مختلف اشیاء پر سیلز ٹیکس کی شرح کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس آرڈر میں شامل اشیاء میں سے ایک ٹن والے کھانے تھے جیسے ہارلیکس، ویوا، بوسٹ، بورن ویٹا، اوولٹ وغیرہ۔ اس حکم کے ذریعہ حکومت نے کہا کہ ٹنڈ کھانے کی مذکورہ اشیاء کو ایکٹ کے پہلے شیڈول کے اندراج- 6 کے تحت شامل کیا گیا تھا۔

ان اپیلوں کے جواب دہندگان میں سے ایک میسرز پیرے اینڈ کمپنی نے 11 دسمبر 1984 کو سیکریٹری بورڈ آف ریونیو کو مذکورہ آئٹم ہارلیکس کی درجہ بندی کے حوالے سے ایک خط لکھا تھا۔ اس خط میں کہا گیا تھا کہ وہ 30 جون 1957 سے رجسٹرڈ تاجرز ہیں اور اس کے بعد آنے والے افسران نے ہارلیکس کی درجہ بندی کو پہلے شیڈول کے سیریل نمبر 3 کے تحت آنے والی دودھ کی مصنوعات کے طور پر قبول کیا تھا اور لہٰذا، وہ

کم شرح پر ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار تھے نہ کہ اکثر اس شرح پر جو پہلے شیڈول کے نمبر شمار 6 کے تحت قابل ادائیگی تھی۔ اس خط کا جو جواب ملا وہ درج ذیل تھا:

"نمبر .OS 2661/85/TX/Ldis۔ بورڈ آف ریونیو کا دفتر

(ٹیکس) تریوندرم-1

تاریخ 31.1.1985

منجانب

سیکرٹری،

بورڈ آف ریونیو (ٹیکسز)،

ٹریونڈرم

جناب

میسرز پرے اینڈ کمپنی لمیٹڈ،

"ڈیئر ہاؤس" پوسٹ باکس نمبر 12،

مدراس-600001

حضرات،

ذیلی: ٹیکسز۔ ہارلیکس وغیرہ پر ٹیکس کی سیلز ٹیکس کی شرح۔

حوالہ: آپ کا خط تاریخ 11.12.1984

اس معاملے کا پہلے ہی جائزہ لیا جا چکا ہے اور حکومت نے جی او Rt.314/84/TD بتاریخ 23.4.1984 میں واضح کیا ہے کہ ہارلیکس کے جی ایس ٹی ایکٹ، 1963 کے پہلے شیڈول کے اندراج 6 کے تحت آئیں گے۔

وفاداری سے آپ کا

ایس ڈی/(سیکرٹری [ٹیکس]"

قانون کی دفعہ 59اے کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ریاستی حکومت کی جانب سے ان اندراجوں کا تعین کرنے میں لئے گئے ایسے فیصلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان اپیلوں میں مدعاعلیہان نے دفعہ 59اے کے آئینی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے کیرالہ عدالت عالیہ میں مختلف عرضی درخواست دائر کیں۔ تاجرز کی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 59اے نے حکومت کو مختلف اشیاء پر لاگو ٹیکس کی شرح کے تعین میں من مانی اور غیر ہدایت شدہ اختیارات دیئے تھے اور اس کے علاوہ مذکورہ اختیارات کو درحقیقت من مانے طریقے سے استعمال کیا گیا تھا۔

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں ڈادھا فارما پرائیوٹ لمیٹڈ بنام ریاست کیرالہ، (1990) 2 کے ایل ٹی 307 کے معاملے میں اس عدالت کے سابقہ بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ یہ قانون کی دفعہ 41 کے تحت عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کے ذریعے ایک معاملہ تھا۔ عدالت عالیہ کو اس معاملے میں دفعہ 59اے کے اطلاق سے نمٹنا پڑا۔ چونکہ یہ ٹیکس نظر ثانی کے محدود دائرہ اختیار کا استعمال کر رہا تھا لہذا ظاہر ہے کہ وہ دفعہ 59اے کے آئینی جواز پر تبصرہ نہیں کرسکتا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اگر اس دفعہ میں استعمال ہونے والے الفاظ کو لغوی معنی دیا جاتا ہے تو اس طرح کی لغوی تشریح اس دفعہ کو مبہم اور غیر یقینی ہونے اور ضمانت شدہ حقوق چھیننے کے حملے کا نشانہ بنائے گی۔ تاہم عدالت نے اس دفعہ کو سخت انداز میں پڑھا اور حکومت کی جانب سے اختیارات کے من مانے استعمال کے خلاف کچھ حفاظتی اقدامات فراہم کرنے کی کوشش کی۔ موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے خود کو بے لگام محسوس کیا اور مذکورہ شق کے آئینی جواز کا جائزہ لیا۔ اس دفعہ کا تجزیہ کرنے اور ایکٹ کی دفعہ 59اے کے تحت اختیارات کے استعمال کے طریقہ کار کو دیکھنے کے بعد عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ مذکورہ دفعہ میں نقصان دہ غیر وضاحت کی تمام خصوصیات ہیں اور یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سینئر وکیل جناب کے این بھٹ نے دلیل دی کہ دفعہ 59 اے تفویض کردہ قانون کا ایک حصہ ہے جو حکومت کو ٹیکس کی شرح کے بارے میں کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ دفعہ، جو پیش کیا گیا تھا، ان حدود کو بیان کرتا ہے جن کے تحت اختیارات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ یہ اختیار شیڈول کے تحت درجہ بندی کے سلسلے میں ہے نہ کہ ٹیکس لگانے کے لئے۔

دوسری جانب مدعاعلیہان کے وکیل نے کہا کہ دفعہ 59اے کا اثر یہ ہے کہ جب بھی مذکورہ دفعہ کے تحت کوئی ہدایت جاری کی جاتی ہے تو اپیل وغیرہ کا قانونی حق چھین لیا جاتا ہے اور اس دفعہ میں خود کوئی رہنما اصول نہیں ہیں اور حکومت کو کسی بھی طرح سے کام کرنے کا بے لگام اختیار دیا گیا ہے۔

ٹیکس لگانے کے دیگر قوانین کی طرح کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ میں بھی ٹیکس کی تشخیص اور اعلیٰ حکام کو اپیل یں دائر کرنے اور ترمیم کرنے سے متعلق تفصیلی دفعات شامل ہیں۔ باب چہارم ٹیکس کی تشخیص، وصولی اور محصول سے متعلق ہے۔ دفعہ 17 میں وہ طریقہ کار شامل ہے جس پر جائزہ لینے والے اتھارٹی کو عمل کرنا ہوتا ہے۔ اگر تشخیص کرنے والا اتھارٹی تاجر کی طرف سے جمع کرائے گئے گوشوارے کو قبول نہیں کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ تشخیص کو حتمی شکل دینے سے پہلے تاجر کو سماعت کا معقول موقع فراہم کرے۔ اگر تاجر تشخیصی آرڈر سے ناراض ہو جاتا ہے تو اس طرح منظور شدہ باب 7 میں اپیل اور نظر ثانی کی دفعات شامل ہیں۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو دفعہ 34 کے تحت اپیل دائر کی جاتی ہے۔ دفعہ 36 ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ درخواست پر حکم پر نظر ثانی کرے اور ایکٹ کی دفعہ 38 کے تحت بورڈ آف ریونیو کو نظر ثانی کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ دفعہ 39 ایک ایسی شق ہے جو مخصوص احکامات کے خلاف اپیلٹ ٹریبونلز میں اپیل کا اہتمام کرتی ہے۔ دفعہ 40 کسی بھی شخص کی جانب سے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے جو اس کو متاثر کرنے والے حکم پر اعتراض کرتا ہے جو بورڈ آف ریونیو کی جانب سے دفعہ 37 کے تحت پاس کیا گیا تھا، جبکہ دفعہ 41 کسی شخص کو ایکٹ کی دفعہ 39 کے تحت ٹریبونل کے ذریعہ جاری کردہ حکم سے عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کرنے کا حق دیتا ہے۔ ان دفعات کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ٹیکس کی شرح یا داخلے جیسے سوالات جس کے تحت مخصوص اشیاء کی فروخت پر ٹیکس عائد کیا جانا ہے، مختلف نیم عدالتی اور عدالتی حکام کے سامنے اٹھائے جا سکتے ہیں اور ان کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اپیل اور نظر ثانی کا حق ہے جو کسی ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو کسی بھی حکم سے ناراض ہو۔

دفعہ 59اے کے سادہ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی بھی سامان پر ایکٹ کے تحت عائد ٹیکس کی شرح سے متعلق کوئی سوال حکومت کو بھیجا جاتا ہے تو اس ایکٹ میں کسی بھی دوسری شق کے باوجود اس پر اس کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ یہ دفعہ اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ کون حکومت کا حوالہ دے سکتا ہے۔ حکومت پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت پر عائد ٹیکس کی شرح کا فیصلہ کرنے سے پہلے کسی تاجر

کی بات سنے۔ درحقیقت، جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں، 23 اپریل، 1984 کے ایک اومنی بس آرڈر کے ذریعے حکومت نے مختلف اشیاء کے حوالے سے واجب الادا ٹیکس کی شرحوں کا فیصلہ کیا اور کسی تاجر کو سننے کا کوئی موقع نہیں دیا۔ آخر میں دفعہ 59 اے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے دیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور اس کا اثر بہت زیادہ ہوگا۔

ہماری رائے میں دفعہ 59 اے کی دفعات کو پڑھنے کی کوشش میں کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ مذکورہ شق کے کام واضح اور غیر مبہم ہیں۔ مذکورہ دفعہ حکومت کو مکمل اختیار دیتی ہے کہ وہ اشیاء کی خرید و فروخت پر عائد ٹیکس کی شرح کے بارے میں کسی بھی سوال کا فیصلہ اس طرح کرے جس طرح وہ مناسب سمجھتی ہے اور اس طرح کے فیصلے کو حتمی شکل دے سکتی ہے۔

دفعہ 59 اے حکومت کو ایک انتظامی حکم جاری کرنے کا اختیار دیتی ہے جس کا اثر ایکٹ کے باب 7 میں موجود اپیل، نظرثانی وغیرہ کی قانونی دفعات کو مسترد کرنے پر ہوتا ہے جس سے اپیلیٹ یا نظرثانی اتھارٹی کو ان سوالات پر فیصلہ کرنے کے قابل بنایا جاتا جن کے بارے میں دفعہ 59 اے کے تحت حکم جاری کیا گیا ہے۔ نیم عدالتی یا عدالتی تعین کی جگہ انتظامی فیصلہ لینے کا اختیار لے لیا جاتا ہے۔ دفعہ 59 اے میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو حکومت کو اس اختیار کے استعمال سے روکتا ہو، یہاں تک کہ اگر کوئی تاجر اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے ٹیکس کی شرح سے متعلق سوال پر کامیاب ہو جاتا ہے۔ دفعہ 59 اے کے تحت اختیارات اتنے وسیع اور بے لگام ہیں کہ اسے کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طرح دیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح کا فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت عدالت عالیہ کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے اپیلیٹ یا نظرثانی کے اختیارات سے تجاوز کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔ یہ دفعہ ایک ایگزیکٹو آرڈر کو منظور کرنے کے قابل بناتی ہے جس کا اثر ریاست اور تاجر کے درمیان ایک نیم عدالتی اور عدالتی حل کی اسکیم کو ختم کرنے کا ہوتا ہے۔

ہم مسٹر بھٹ کی اس دلیل سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ یہ دفعہ ایک حد فراہم کرتا ہے جس کے تحت اختیارات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس دفعہ میں اس بارے میں کوئی رہنما اصول شامل نہیں ہیں کہ کس مرحلے پر اختیارات کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس طرح کے اختیارات کا استعمال اسے ایکٹ کے

ذریعہ فراہم کردہ اپیلیٹ یا نظر ثانی کی دفعات کے قابل بناتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دوسری ریاستوں کے بعض قوانین میں حکومت کے پاس طاقت ہوتی ہے لیکن اس طرح کی طاقت بے لگام نہیں ہوتی ہے۔مثال کے طور پر دہلی سیلز ٹیکس ایکٹ 1975 کی دفعہ 49 کے تحت کمشنر آف سیلز ٹیکس کو کچھ متنازعہ سوالات کا تعین کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔مذکورہ دفعہ درج ذیل ہے:

" 49 متنازعہ سوالات کا تعین -(1) اگر کوئی سوال عدالت کے سامنے کارروائی کے علاوہ، یا کمشنر کی جانب سے دفعہ 23 یا دفعہ 24 کے تحت جائزہ یا ازسرنو جائزہ شروع کرنے سے پہلے، چاہے وہ اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ہو، یا نہیں۔

(الف) کوئی بھی شخص، سوسائٹی، کلب یا ایسوسی ایشن یا کوئی فرم یا کسی فرم کی کوئی شاخ یا محکمہ تاجر ہے۔یا

(ب) کسی بھی سامان کے ساتھ کیا گیا کوئی خاص کام اس اصطلاح کے معنی کے اندر سامان کی تیاری کے برابر ہے یا اس کے نتیجے میں ہوتا ہے جیسا کہ دفعہ 2 کی شق (ایچ) میں دیا گیا ہے۔یا

(ج) کوئی بھی لین دین ایک فروخت ہے، اور اگر ایسا ہے، تو فروخت کی قیمت؛ یا

(د) کسی خاص تاجر کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔یا

(م) کسی خاص فروخت کے سلسلے میں کوئی ٹیکس قابل ادائیگی ہے، یا اگر ٹیکس قابل ادائیگی ہے، تو اس کی شرح؛

کمشنر، اس مدت کے اندر، جو مقرر کیا جائے، اس طرح کے سوال کا تعین کرنے کا حکم دے گا۔

وضاحت :اس ذیلی دفعہ کے مقاصد کے لئے،کمشنر کو دفعہ 23 یا دفعہ 24 کے تحت تاجر کی تشخیص یا ازسرنو تشخیص کا آغاز سمجھا جائے گا، جب تاجر کو دفعہ 23 یا دفعہ 24 کے تحت کمشنر کی طرف سے کوئی نوٹس دیا جاتا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔

(2) کمشنر یہ ہدایت دے سکتا ہے کہ یہ فیصلہ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی شخص کی ذمہ داری کو متاثر نہیں کرے گا کیونکہ تعین سے پہلے کی گئی کسی بھی فروخت کا تعلق ہے۔

(3) اگر اس ایکٹ کے تحت یا بنگال فائنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کے تحت پہلے ہی پاس کیے گئے کسی حکم سے ایسا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ اس وقت دہلی میں نافذ ہے، تو اس دفعہ کے تحت اس طرح کے کسی بھی سوال کا تعین نہیں کیا جائے گا۔لیکن اس طرح کا سوال اس طرح کے حکم کے خلاف یا نظرثانی کے ذریعہ اپیل میں اٹھایا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا دفعہ میں ہی کہا گیا ہے کہ فیصلے کا سوال عدالت کے سامنے کارروائی کرنے یا کمشنر کی جانب سے جائزہ لینے یا دوبارہ تشخیص شروع کرنے سے پہلے پیدا ہونا چاہیے۔مزید برآں ذیلی دفعہ 2 کمشنر کو یہ ہدایت دینے کا اختیار دیتی ہے کہ سوال کا تعین اس ایکٹ کے تحت کسی بھی شخص کی ذمہ داری کو متاثر نہیں کرے گا۔دہلی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 49 میں فراہم کردہ ایسی کوئی حفاظتی یا رہنما ہدایات مرکزی شق میں موجود نہیں ہیں۔

ہم کیرالہ عدالت عالیہ کے اس نقطہ نظر سے پوری طرح متفق ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 59اے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے اور اس لئے عدالت عالیہ نے مذکورہ دفعہ کو منسوخ کرنے کا حق حاصل کیا ہے۔مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ان اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ایس وی کے آئی

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document